نے سہیل بن حنیف کو شام کا والی مقرر کیا۔ جب سہیل بن حنیف شام کو روانہ ہوئے تو امیر معاویہؓ نے ان کو شام کی حدود میں داخل ہی نہ ہونے دیا۔ اس وقت حضرت علیؓ کو معلوم ہوا کہ امیر معاویہؓ میرے مخالف ہیں۔

اب حضرت علیؓ نے فیصلہ کیا کہ امیر معاویہؓ سے قطعی فیصلہ کر لیا جائے۔ اور ادھر امیر معاویہؓ کو جب علم ہوا کہ حضرت علیؓ میرے خلاف ایک محاذ قائم کر رہے ہیں تو انھوں نے قصاص عثمانؓ کا مطالبہ شروع کر دیا۔ اور اس مطالبہ سے مسلمانوں کے دو گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ حضرت علیؓ کے ساتھ ہو گیا اور دوسرا گروہ حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ ہو گیا۔

جن لوگوں نے حضرت علیؓ کو یہ مشورہ دیا تھا کہ آپ اس وقت امیر معاویہؓ کو معزول نہ کریں ان میں مغیرہ بن شعبہ کا نام سرفہرست آتا ہے۔ مگر حضرت علیؓ نے ان کا مشورہ قبول نہ کیا تھا۔ اور مغیرہ بن شعبہ ایک بہترین سیاستدان اور مدبر تھے اور دنیائے عرب میں "مغیرۃ الرائے" کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے۔ اس لیے یہ بھی حضرت علیؓ سے ناراض ہو کر امیر معاویہؓ کے ساتھ مل گئے۔ اور حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کے علاوہ حضرت عمروؓ بن عاص بھی امیر معاویہؓ کے ہمنوا بن گئے۔ حضرت عمروؓ بن عاص بھی دنیائے عرب میں ایک بہترین سیاست دان مانے جاتے تھے۔ اور ان کی زندگی کا کثیر حصہ میدانِ جہاد میں گزرا ہے۔ حضرت عمروؓ بن عاص اس وقت فلسطین میں مقیم تھے امیر معاویہؓ نے ان کو بھی بلا بھیجا۔ جب حضرت عمروؓ بن عاص آئے تو ان کے سامنے امیر معاویہؓ نے یہ سوال رکھا کہ حضرت علیؓ نے بیعت کا مطالبہ کیا ہے اور انکار کی صورت میں جنگ پر آمادہ ہیں۔ اس لیے اب کیا کرنا چاہیے۔ اس کے جواب میں حضرت عمروؓ بن عاص اور دوسرے مشیروں نے امیر معاویہؓ کو یہ مشورہ دیا کہ پہلے قصاصِ عثمانؓ کا مطالبہ پورا ہونا چاہیے۔ چنانچہ امیر معاویہؓ نے حضرت علیؓ کو یہ پیغام بھیجا کہ پہلے قصاص عثمانؓ کا معاملہ طے ہو جانا چاہیے۔ اس کے بعد دوسرے امور کی طرف توجہ کی جائے گی۔ مگر حضرت علیؓ نے اصرار کیا کہ پہلے بیعت کی جائے۔ اس کے بعد قصاص عثمانؓ کا معاملہ طے کیا جائے گا۔ مگر دونوں سربراہ اپنے اپنے مطالبے پر قائم تھے اور اس میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اس سے فضا خراب ہو جائے گی۔ لیکن حضرت علیؓ نے یہ مشورہ قبول نہ کیا۔ چنانچہ تاریخ نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ حضرت علیؓ کی ایک سیاسی فروگذاشت تھی۔ اور جس نے تاریخ میں ایک نئے فتنے